نمازی کا بھولے سے "اَللّٰہُ اَعْظَمُ" کہہ کر نماز شروع کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13359

تاریخ اجراء: 20 شوال المکرم 1445ھ / 29 اپریل 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے بھولے سے "اللہ اکبر" کے بجائے "اَللّٰہُ اَعْظَمُ" کے الفاظ سے نماز شروع کی پھر آخر میں سجدہ سہو بھی کیا، تو کیا اس صورت میں سجدہ سہو کر لینے سے زید کی نماز درست ادا ہو گئی؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں سجدہ سہو کر لینے سے زید کی نماز درست ادا ہو گئی، کیونکہ نماز کو لفظ "اللہ اکبر" سے شروع کرنا واجباتِ نماز میں سے ہے، اور واجباتِ نماز میں سے کسی بھی واجب کو نمازی اگر بھولے سے ترک کر دے، تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے ہو جاتی ہے۔

لفظ "اللہ اکبر" سے نماز کو شروع کرنا واجباتِ نماز میں سے ہے۔ جیسا کہ مراقی الفلاح میں واجباتِ نماز کے تحت مذکور ہے: "(و) يجب (تعيين) لفظ (التكبير لافتتاح كل صلاة) للمواظبة عليه. وقال في "الذخيرة" ويكره الشروع بغيره في الأصح." یعنی ہر نماز کو شروع کرنے کے لیے لفظ "اللہ اکبر" کی تعیین واجب ہے کہ اس پر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے مواظبت فرمائی ہے۔ صاحبِ ذخیرہ نے فرمایا کہ "اللہ اکبر" کے علاوہ کسی لفظ سے نماز شروع کرنا اصح قول کے مطابق مکروہ ہے۔

(ويكره الشروع بغيره) کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "أي تحريماً لأنه لترك الواجب." ترجمہ: "یعنی یہ کراہت تحریمی ہے کیونکہ اس نے واجب ترک کیا ہے۔" (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، ص 252، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاویٰ شامی میں واجباتِ نماز کے تحت مذکور ہے:"وجوب لفظ التکبیر فی کل صلاۃ حتی یکرہ تحریماً الشروع بغیر اللہ اکبر۔"یعنی ہر نماز کی ابتداء میں تکبیر کا لفظ کہنا واجب ہے، یہاں تک کہ لفظ "اللہ اکبر" کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے نماز کو شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص200، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نماز کے 30 واجبات میں سے پہلا واجب نقل فرماتے ہیں:"**(1) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔**"(بہارشریعت، ج01، ص517، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک دوسرے مقام پر بہارِ شریعت میں مذکور ہے:"اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیمِ الٰہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ یا اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اِلٰہٌ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ یا تَبَارَکَ اللّٰہُ وغیرہا الفاظ تعظیمی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیل مکروہ تحریمی ہے۔"(بہارشریعت، ج01، ص509، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واجباتِ نماز میں سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:"الأصل في هذا أن المتروك ثلاثة أنواع فرض وسنة وواجب۔۔۔۔**في الثالث إن ترك ساهيا يجبر بسجدتي السهو** وإن ترك عامدا لا، كذا التتارخانية۔"ترجمہ:"اس معاملے میں اصل یہ ہے کہ متروک کی تین اقسام ہیں فرض، سنت اور واجب۔۔۔۔ تیسری قسم یعنی واجب میں حکم یہ ہے کہ اگر واجب کو بھولے سے چھوڑا تو اس کی تلافی سہو کے دو سجدوں سے ہو جائے گی اور اگر کسی واجب کو جان بوجھ کر ترک کیا تو سجدہ سہو کافی نہیں، جیسا کہ تتارخانیہ میں مذکور ہے۔"(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، ج01، ص126، مطبوعہ پشاور، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے:"واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔"(بہارشریعت، ج01، ص708، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے:"واجباتِ نماز سے ہر واجب کے ترک کا یہی حکم ہے کہ اگر سہواً ہو تو سجدہ سہو واجب، اور اگر سجدہ سہو نہ کیا یا قصداً واجب کو ترک کیا تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔"(فتاویٰ امجدیہ، ج01، ص276، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net